35

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۷۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر

یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۱ شہادت ۱۳۴۷ ہش | ۱۲ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ | ۱۱ اپریل ۱۹۶۸ء | نمبر ۷۸

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۰ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

○ میری خوشدامنہ صاحبہ (بیگم خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم) گنگارام ہسپتال لاہور میں شدید بیمار ہیں۔ وہ متعدد عوارض میں مبتلا ہیں۔ بزرگان سلسلہ واحباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے آمین

خاکسار خلیفہ عبدالمنان انجینئر ۴/۲ F بی بلاک سمن آباد۔ لاہور

○ جملہ جماعت ہائے احمدیہ کو ناظم وعدہ جات چندہ وقف جدید برائے اطفال الاحمدیہ ارسال کئے جا چکے ہیں۔ اس لئے عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ اطفال الاحمدیہ کے وعدہ جات وقف جدید بہت جلد مرتب کر کے مرکز میں ارسال فرما دیں۔ اور وصولی کے لئے بھی خاص اہتمام سے کوشش فرمائیں تاکہ وقت کے اندر وعدہ جات کی سو فیصدی ادائیگی ہو جائے

جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی
وقت سے پہلے ادائیگی

محترم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب (دبلیق مہر سنگھ) ایک لمبے عرصہ تک مشرقی افریقہ اور ایبے سینیا میں آنریری طور پر اشاعت اسلام کے فریضہ کو انجام دیتے رہے ہیں گزشتہ چند سالوں میں خدا تعالیٰ نے انہیں مغربی افریقہ کے بعض علاقوں میں جماعت اور سلسلہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ مالی اور دیگر ذرائع سے اشاعت اسلام کی توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے دو سو دس پونڈ کا وعدہ کیا تھا جو آپ نے بفضل خدا سارے کا سارا ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور مزید خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے

خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کریگا جب تقویٰ و طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے

"جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے۔ جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہو گا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے۔ حدیث شریف میں اسی لئے آیا ہے کہ چور جب چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈال کر اسے ضائع کر دیا ہے۔ ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجا لاوے اگر اس کی بھی یہی حالت رہی جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا؟ اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت؟ خدا تعالیٰ اسی وقت رعایت کرے گا جب تقویٰ طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے محض لاف اور یاوہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی۔

سچی اطاعت ایک موت ہے جو نہیں بجا لاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مطلب کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب نہ ہو تو ناراض ہو گیا۔ مومن کا یہ دستور نہیں ہونا چاہیئے بھلا غور تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک میدان میں کامیابی دیتا ہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ آوے تو کیا سب جہان موحد نہیں ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی۔ اسی لئے جو مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا تعالیٰ اسی سے خوش ہو گا۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۶، ۳۶۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۶۸ء

مشاورت کے فیصلوں کے متعلق ہماری ذمہ داریاں

ہماری مجلس مشاورت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی ہے اور نمائندگان اور دیگر احباب زائرین وغیرہ اپنے اپنے ٹھکانوں پر بخیریت پہنچ گئے ہوں گے۔

اگرچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی تمام مامورین حق کی طرح اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تتبع میں دوستوں سے اہم امور میں مشورہ فرمالیا کرتے تھے اور بعض امور کے متعلق مثلاً بہشتی مقبرہ کے انتظام کے متعلق آپ نے ایک تنظیم بھی قائم کی تھی جو اب خدا کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کی صورت میں جماعت کے کام خلیفۃ الوقت کی نگرانی اور راہ نمائی سے سرانجام دے رہی ہے اور اس کے علاوہ بھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سالانہ جلسوں اور دیگر مواقع پر دوستوں سے مشورہ کرتے رہتے تھے۔ تاہم سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باقاعدہ مشاورت کی بنیاد ڈال کر ایک تاریخی اقدام اٹھایا تھا۔

اسلام میں مشاورت ایک اہم حقیقت ہے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے باہم مشورہ کے جو فوائد ہیں وہ بالکل ظاہر و باہر ہیں جس بات کے لئے باہم مشورہ کیا جائے اس کے مختلف پہلو مختلف ذہنوں میں مختلف صورت رکھتے ہیں۔ چونکہ انسان کی عقل محدود ہے۔ تمام پہلو ایک ہی ذہن میں ہر وقت مستحضر نہیں ہوتے۔ مشورہ سے بہت سی باتیں جو اس کام کے تعلق میں ہوتی ہیں سامنے آجاتی ہیں اور نبی اللہ یا امام وقت کو صحیح نتیجہ اخذ کرنے میں معاون و ممد ہوتی ہیں۔ اس طرح جو عزم امام وقت بعد مشورہ کے کرتا ہے وہ آخر میں ہوتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی راہنمائی بھی شامل ہو جاتی ہے اور یقیناً ایسے کام کا نتیجہ صحیح برآمد ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ

یعنی مشورہ لو مگر جب مشورہ کے بعد کسی کام کا عزم کر لو تو پھر انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ ایسے کام میں اللہ تعالیٰ مددگار ہوگا۔

اس سے واضح ہے کہ ہماری مشاورت میں جو فیصلے ہوتے ہیں۔ ان کا انحصار امام وقت کی منظوری پر ہوتا ہے اور یہ منظوری یقیناً اس بات کی ضامن ہے کہ ان کے مطابق جماعت عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس میں اپنی برکات کا نزول کرے گا اور جو کام جماعت ان فیصلوں کے مطابق کرے گی ان کے نتائج جماعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دینی و دنیوی فلاح کے پیش نظر ضرور مفید ثابت ہوں گے۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہم ان فیصلوں کے مطابق عمل ہی نہیں کریں گے تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ گویا ہم نے اپنا وقت خواہ مخواہ ضائع کیا ہے اور جماعت کو آگے بڑھانے کی بجائے پیچھے دھکیل دیا ہے۔

اس سال میں جو فیصلے ہوئے ہیں وہ سب کے سب جماعت کے ہر فرد سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر فرد سے توقع ہے کہ وہ ان فیصلوں کے تعلق میں اپنی اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کی پوری پوری کوشش کرے گا۔

یہ فیصلے مختصراً الفضل میں بھی شائع کئے جا رہے ہیں اور ان شاء اللہ جلدی مطبوعہ رپورٹ کی صورت میں بھی مفصل طور پر جماعت کے ہر فرد کے ملاحظہ میں آجائیں گے۔ ان فیصلوں میں سے کچھ مالی پہلوؤں سے اور کچھ جماعت کے تربیتی پہلوؤں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت کی متواتر ترقی کے لئے ضروری ہے کہ ان دونوں پہلوؤں کے متعلق اپنی اپنی ذمہ داری کی حد تک مرکز اور مجالس اور افراد پوری پوری کوشش کریں تاکہ جماعت ان فیصلوں کی تعمیل کی حد تک جو مرحلہ ہے اس کو طے کر کے آئندہ ترقی کے مرحلوں کے لئے تیار ہو۔

جیسا کہ ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے۔ اگر ہم نے ان فیصلوں کے تعلق میں پوری پوری کوشش نہ کی اور کسی پہلو میں سقم رہنے دیا تو گویا ہم نے اپنی جماعتی زندگی کا ایک سال ضائع کر دیا اور نہ صرف وقت ضائع کیا بلکہ جماعتی لحاظ سے مال کا نقصان بھی کیا ہے۔ اس لئے مرکز اور بیرونی مجالس کے عہدہ داروں کا یہ فرض ہے کہ وہ ان فیصلوں پر عمل درآمد کرانے کے لئے نئے جوش اور عزم کے ساتھ آج ہی سے کام شروع کر دیں۔ یہ کام ایسا ہے کہ جس میں ایک لمحہ کا توقف بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے کہا ہے الفضل میں مختصراً یہ فیصلے شائع ہو رہے ہیں۔ یہ صرف نمائندگان کی یاددہانی کے لئے کیا جاتا ہے تاکہ اگر انہوں نے خود نوٹ نہ کئے ہوں تو الفضل کی رپورٹ سے مدد لے کر کام شروع کر دیا جائے اور باقاعدہ رپورٹ کا انتظار نہ کیا جاوے۔ اول تو ہمیں یقین ہے کہ امرائے جماعت اور عہدہ داران صاحبان نے جو نمائندہ کی حیثیت سے مشاورت میں شامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے ان فیصلوں کو ضرور اپنے طور پر نوٹ کر رکھا ہوگا۔ اور انہوں نے اپنی ذمہ واری کو ملحوظ رکھتے ہوئے واپس جاتے ہی عمل درآمد شروع کر دیا ہوگا۔ بہرحال ہمیں پوری پوری توقع ہے کہ احباب تازہ دم ہو کر ان کاموں کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ جن کا سرانجام ہونا ان فیصلوں کی رو سے قرار پایا ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب کو اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا کرے اور ہمارے ہر کام میں برکت ڈالے۔ آمین۔ احباب کو یقین ہے کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کھڑا کیا ہے۔ وہ ہمارے سوا کوئی سرانجام نہیں دے سکتا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ جس قوم کے سپرد کوئی کام کرتا ہے اس کے لئے اس قوم کے ہر فرد کو تن من دھن سے اس کے سرانجام دینے کی توفیق بھی وہی عطا کرتا ہے اور ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کام کے لئے ہماری ہر مرحلہ میں مدد فرمائی ہے اور اپنے فضل سے وہ کام ضرور ہو کر رہا ہے۔ جس کا بیڑا امام وقت نے اٹھایا ہے۔ تاریخ احمدیت اس کی کھلی کھلی شہادت دیتی ہے۔ اس لئے ہمیں مشکل سے مشکل کام سے جو امام وقت ہمارے سپرد کرے گھبرانا نہیں چاہیئے کہ یہ کس طرح سرانجام ہوگا۔ ایسا کام ضرور ہوتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔ صرف ہمیں اپنا پورا جوش اور پورا عزم اس میں صرف کرنے کی ضرورت ہے۔

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی بعثت کی غرض و غایت

حضورؑ کے اپنے ملفوظات کی روشنی میں

(مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے۔ ربوہ)

(۳)

(۴۲)

"اس سلسلہ سے خدا تعالیٰ نے یہی چاہا ہے اور اس نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ تقویٰ کم ہو گیا ہے۔۔۔۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا ہے کہ وہ دنیا کو تقویٰ اور طہارت کی زندگی کا نمونہ دکھائے۔ اسی غرض کے لئے اس نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ وہ تطہیر چاہتا ہے اور ایک پاک جماعت بنانا اس کا منشاء ہے۔ ایک پہلو تو میری بعثت اور ماموریت کا یہ ہے۔ دوسرا پہلو کسرِ صلیب کا ہے۔ کسرِ صلیب کے لئے جس قدر جوش خدا نے مجھے دیا ہے اس کا کسی دوسرے کو علم نہیں ہو سکتا۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ جوش کسرِ صلیب کے لئے دیا ہے کہ دنیا میں اس وقت کسی اور کو نہیں دیا گیا۔ پھر کیا یہ جوش بدوں خدا کی طرف سے مامور ہو کر آنے کے پیدا ہو سکتا ہے؟"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۹۶، ۹۷)

(۴۳)

"مسیح موعود کا یہی کام ہے کہ وہ لڑائیوں کو بند کر دے کیونکہ یضع الحرب اسی کی شان میں آیا ہے۔ کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو باطل کر دیگا؟ معاذ اللہ۔ قرآن شریف سے بھی ایسا ہی پایا جاتا ہے کہ اس وقت لڑائی نہیں ہونی چاہیئے۔"

(۴۴)

"خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے کہ تقویٰ پیدا ہو اور خدا پر سچا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے پیدا ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۲۰)

(۴۵)

"حج بھی خدا تعالیٰ کے حکم کی پابندی ہے اور ہم بھی تو اسی کے دین اور اس کے گھر یعنی خانہ کعبہ کی حفاظت کے واسطے آئے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۱۵۵)

(۴۶)

"ہمارا سب سے بڑا کام تو کسرِ صلیب ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم ص ۲۵۷)

(۴۷)

"خدا شناسی کی طرف قدم جلد اٹھانا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا مزا اسے آتا ہے جو اسے شناخت کرے۔۔۔۔ اب ہمارا بڑا کام یہ ہے کہ نئے سرے سے بنیاد ڈالیں اور ان کو دکھا دیویں کہ خدا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۲۹-۳۱)

(۴۸)

ایمانی حالت کمزور ہوتے ہوتے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ایمانی قوت بالکل ہی معدوم ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ حقیقی ایمان کی روح پھونکے جو اس سلسلہ کے ذریعہ سے اس نے چاہا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۳۸)

(۴۹)

"جو ایک خدا کے ماننے والے تھے وہ اب ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہیں اور ان خداؤں کا تو شمار نہیں جو مردہ پرستوں اور مزار پرستوں نے بنائے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت اور صورت میں خدا تعالیٰ کی غیرت نے یہ تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤں کی خدائی کو خاک میں ملایا جاوے، زندوں اور مُردوں میں ایک امتیاز قائم کر کے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے سجدہ کرایا جاوے۔ اسی غرض کے لئے اس نے مجھے بھیجا ہے اور اپنے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۷۲)

(۵۰)

"ہماری بعثت کی علّتِ غائی بھی تو یہی ہے کہ رستہ منزلِ جاناں کے بھولے بھٹکوں، دل کے اندھوں، جذام ضلالت کے مبتلاؤں، ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والوں کور باطنوں کو صراطِ مستقیم پر چلا کر وصالِ ذات ذوالجلال کا شیریں جام پلایا جاوے اور عرفانِ الٰہی کے اس نقطۂ انتہائی تک ان کو پہنچایا جاوے تاکہ ان کو حیاتِ ابدی و راحتِ دائمی نصیب ہو اور جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ لیکر مست و سرشار رہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۱۸۹)

(۵۱)

"عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے۔ عیسائی مذہب اپنی جگہ آدم زاد کی خدائی منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصل اور حقیقی خدا سے دُور پڑے ہوئے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی جو حقیقی خدا پرستی سے دُور پھینک کر مُردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بظاہر عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو اسباب ہیں وہ انسان پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جاوے گا مگر ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو اس کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ مَیں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۴۷)

(۵۲)

"اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنے قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے اور مَیں اس کے الہام اور وحی سے قرآن شریف کو سمجھتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۱۶۷)

(۵۳)

"افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے۔ وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتے ہیں محروم ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔۔۔۔۔ خدا تعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنے والے پیدا ہوگئے تھے مجھے بھیجا ہے تاکہ مَیں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۷۶)

(۵۴)

"اس زمانہ میں مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پرستی اس قدر بڑھ گئی ہے کہ تدابیرِ دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا ہے اور دعا پر ہنسی کی جاتی ہے اور اس کو ایک فضول شے قرار دیا جاتا ہے۔ یہ سارا اثر یورپ کی تقلید سے ہوا ہے۔ یہ خطرناک زہر ہے جو دنیا میں پھیل رہا ہے مگر خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس زہر کو دُور کرے چنانچہ یہ سلسلہ اس نے اسی غرض کے لئے قائم کیا ہے تا دنیا کو خدا تعالیٰ کی معرفت ہو اور دعا کی حقیقت اور اس کے اثر سے اطلاع ملے۔"

(ملفوظات جلد ششم ص ۲۶۹)

(۵۵)

"ہم مسلمان ہیں اور اُمتِ محمدی ہیں ۔۔۔۔۔ اتباعِ نبوی سے الگ ہو کر ہم نے کوئی کلمہ یا نماز یا حج یا ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہی ہے کہ اس دین کی خدمت کریں اور اس کو کل مذاہب پر غالب کر کے دکھا دیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۱۳۹)

(۵۶)

"مَیں تم کو سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر یہ سلسلہ قائم نہ ہوتا تو اسلام برباد ہو چکا تھا۔ سو خدا تعالیٰ کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے کہ عین ضرورت کے وقت خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور عین مصیبت کے وقت اسلام کو سنبھالا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص ۳۶)

(۵۷)

"خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم ص ۶۰)

(باقی)

قسط نمبر ۲

جماعتِ احمدیہ کی انچاسویں (۴۹) مجلس مشاورت کی مختصر روداد

وقفِ جدید کے بجٹ کی منظوری • فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ

۶ر اپریل ۔ دوسرا اجلاس

ربوہ ۶ر اپریل ۔ آج سوا تین بجے بعد دوپہر مجلس شوریٰ کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد اجتماعی دعا کرائی۔ حضور کے ارشاد پر مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر نے اس اجلاس میں صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کی سعادت حاصل کی۔ چونکہ اس اجلاس میں سب کمیٹی وقفِ جدید کی رپورٹ پیش ہونی تھی اس لئے حضور کے ارشاد پر سب کمیٹی مذکور کے تین ممبر بھی (مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان ۔ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت کوئٹہ اور مکرم حافظ مسعود احمد صاحب سرگودہا) سٹیج پر تشریف لے آئے تاکہ اگر کوئی ایسی ترمیم پیش ہو جسے سب کمیٹی اپنانا چاہے تو وہ اس پر غور کر سکیں۔

سب کمیٹی وقفِ جدید کی سفارشات پر غور

سب کمیٹی وقفِ جدید کی رپورٹ اس کے سیکرٹری مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے پیش فرمائی۔ اس رپورٹ میں پہلی سفارش کا تعلق ایجنڈے کی تجویز سے تھا جس میں یہ کہا گیا تھا کہ

"حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء کو پورا کرنے کے لئے کہ جماعت کے اطفال وقفِ جدید کا مالی بوجھ اٹھالیں مجلس شوریٰ مناسب غور کے بعد لائحہ عمل تجویز کرے موجودہ صورت تسلی بخش نہیں ہے۔"

سب کمیٹی نے اس پر غور کر کے جو لائحہ عمل تجویز کیا تھا وہ کئی شقوں پر مشتمل تھا۔ مثلاً

(۱) مرکزی نظامت مال وقفِ جدید میں ایک نائب ناظم مال برائے اطفال کی اسامی منظور کی جائے جو کہ اطفال سے چندہ کی فراہمی کی طرف خصوصی توجہ دے۔

(۲) جماعتوں میں بھی حسبِ ضرورت سیکرٹری وقفِ جدید کے ساتھ ایک نائب سیکرٹری مقرر کیا جائے جو اطفال سے چندہ فراہم کرنے کے لئے خاص جدّوجہد کرے۔

(۳) لجنات اماء اللہ کا خصوصی تعاون بھی حاصل کیا جائے تاکہ وہ ناصرات الاحمدیہ سے چندہ وقفِ جدید فراہم کرنے کے لئے خاص کوشش کریں۔

(۴) اطفال کو وقفِ جدید کا مالی بوجھ اٹھانے کے قابل بنانے کے اصل ذمہ دار امراء جماعت ہائے احمدیہ ہوں جو خاص اہتمام سے حضور کے منشاء کو عملی جامہ پہنائیں۔

(۵) جملہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں کے تمام اطفال کی نام بنام مکمل فہرستیں مرتب کر کے ۳۱ر مئی ۶۸ء تک حضور اقدس کی خدمت میں بھجوائیں۔

ان سفارشات کے متعلق مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال ۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر شیخوپورہ ۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی اور مکرم چوہدری عبد الرحمان صاحب میانوالی نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس کے بعد حضور اقدس نے ان سفارشات کو منظور فرمالیا۔

اس کے بعد وقفِ جدید کے میزانیہ آمد و خرچ بابت سال ۶۹-۱۹۶۸ء سے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پیش ہوئیں۔ ان سفارشات کے متعلق مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائل پور ۔ مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب ساہیوال اور مکرم چوہدری احمد جان صاحب راولپنڈی نے تقاریر فرمائیں۔ قریباً سبھی مقررین نے وقفِ جدید کے کام اور اس کے خوشکن نتائج پر خوشی کا اظہار کیا اور اس امر پر بھی اطمینان ظاہر کیا کہ وقفِ جدید کا بجٹ بڑی عمدگی کے ساتھ مرتب کیا گیا ہے۔

ان تقاریر کے بعد میزانیہ چندہ وقفِ جدید جو کہ مبلغ دو لاکھ پچاس ہزار روپیہ پر مشتمل ہے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔ سب کمیٹی نے اس بجٹ کو منظور کرنے کی سفارش کرتے ہوئے جملہ احمدی جماعتوں کو اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ بجٹ میں غیر مسلموں کو تبلیغِ اسلام کرنے کے لئے جو رقم رکھی گئی ہے اس کی فراہمی کی طرف امسال خاص توجہ دی جائے۔

وقفِ جدید کے بجٹ کو منظور فرمانے کے بعد حضور اقدس نے اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ وقفِ جدید میں بطور معلّم کام کرنے کے لئے بہت کم واقفین ہمیں مل رہے ہیں۔ اپریل کے مہینے میں دوست خاص طور پر اپنی اپنی جماعتوں میں سے زیادہ سے زیادہ مخلص اور کام کرنے کے قابل واقفین وقفِ جدید میں بھجوانے کی کوشش کریں تاکہ وقفِ جدید کے ذریعے سے جو اہم کام ہو رہے ہیں وہ کامیابی کے ساتھ جاری رہیں بلکہ ترقی پذیر ہوں۔

اس کے بعد حضور اقدس نے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ فاؤنڈیشن کے نائب صدر مکرم کرنل محمد عطاء اللہ خان صاحب نے فاؤنڈیشن کے دوسرے سال کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ اس رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ اندرونِ پاکستان احمدی احباب کے وعدوں کی کل میزان اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۳۴۰۰۰۰۰-۲۷۰ تک پہنچ گئی ہے جس میں سے اس وقت تک ۱۲۱۸۵۸۸ روپے وصول ہو چکے ہیں۔ بیرونی ممالک کے وعدوں کی مجموعی میزان ۸۹۰۰۰۷ روپے ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

وعدوں اور وصولی کی تفصیل بتانے کے بعد اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جن عظیم الشان مقاصد کے لئے یہ فاؤنڈیشن قائم ہوا ہے انہیں پورا کرنے کے لئے اس سال کیا کارروائی کی گئی ہے اور حضرت فضلِ عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرغوب و محبوب مقاصد کو جو اسلام کے استحکام اور احمدیت کی ترقی اور اشاعتِ دینِ متین سے تعلق رکھتے تھے عملی جامہ پہنانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

رپورٹ پیش ہونے کے بعد حضور اقدس نے فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے سلسلے میں مختلف امرائے جماعت ہائے احمدیہ کو اپنی کارگزاری پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا ۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ ۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت گجرات ۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر راولپنڈی ۔ مکرم مولوی محمد عرفان صاحب امیر ضلع ہزارہ ۔ مکرم ڈاکٹر عبد الکریم صاحب ملتان اور مکرم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے تشریف لا کر وعدوں کی وصولی کے سلسلے میں اپنی اپنی جماعتوں کی پوزیشن واضح کی اور بتایا کہ اس سلسلے میں وہ کیا کوششیں کر رہے ہیں۔

حضور نے اس سلسلے میں فرمایا کہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کے لحاظ سے یہ سال خاص اہمیت رکھتا ہے۔ تمام جماعتوں کو اور ان کے عہدیداران کو ماہ مئی اور جون میں بالخصوص وصولی کے لئے خاص کوشش کرنی چاہیئے تاکہ اس سال کے ختم ہونے سے پہلے پہلے (فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا مالی سال ۳۱ر جون کو ختم ہوتا ہے) کل وعدوں میں سے دو تہائی سے زیادہ رقم ضرور وصول ہو جائے۔ ماہِ اپریل میں تو جماعتیں لازمی چندوں کا بجٹ پورا کرنے کے لئے خاص کوشش کریں گی مگر اس کے بعد انہیں فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے وعدوں کی وصولی کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ امسال اس وقت تک فصلوں کی حالت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اس لئے زمیندار احباب کو بھی اپنے وعدوں کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہیئے۔

سوا پانچ بجے یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

الفضل ۲ر اپریل میں صہ۴ پر مکرم منیر احمد صاحب منیب سابق زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت وسطی کے متعلق ایک الوداعی تقریب کے سلسلہ میں لکھا گیا ہے کہ وہ "بطور واقفِ زندگی" بیرونِ پاکستان جا رہے ہیں۔ جو درست نہیں۔ وہ واقفِ زندگی نہیں ہیں البتہ یہ صحیح ہے کہ آپ بیرونِ پاکستان جا رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نیک مقاصد میں کامیاب فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے۔

آمین +

حضرت سید محمود عالم صاحب مرحوم کا ذکر خیر

(از مکرم شیخ نذیر احمد صاحب بشیر ایم ۔ اے)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اذکروا موتٰکم بالخیر" کی تعمیل میں یہ عاجز اپنے خسر محترم حضرت سید محمود عالم صاحبؓ سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے بعض ایمان افروز واقعات حصولِ ثواب کی خاطر پیش کرتا ہے

حضرت شاہ صاحب دعاگو ۔ صاحب رؤیا وکشوف متوکل علی اللہ اور بے حد زاہد انسان تھے آپ کم گو تھے مگر حق بات کہنے میں کبھی خوف محسوس نہ فرماتے تھے۔

اوائل زندگی میں ہی آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور حضور کی زیارت کا آپ کو اس قدر شوق تھا کہ ۱۹۰۷ء میں جہان آباد صوبہ بہار سے سینکڑوں میل کا سفر پیدل طے کر کے قادیان پہنچے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دستی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر قادیان میں ہی حضور کے قدموں میں رہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ حضورؑ کے سرہانے کھڑے تھے۔

قبولیت احمدیت

حضرت شاہ صاحبؓ فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۲ء میں آپ کی عمر تقریباً چودہ سال تھی اور پٹنہ شہر میں نویں جماعت میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ کو معلوم ہوا کہ پنجاب میں ایک بزرگ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور وہ انبیاء علیہم السلام کی بیحد تکریم و عزت کرتے ہیں خصوصاً حضرت یوسف علیہ السلام کے خلاف علماء نے جو باتیں مشہور کی تھیں آپ ان کو رد فرماتے ہیں اور ایسی باتوں کو ایک نبی کی شان کے خلاف قرار دیتے ہیں۔ اس بات کو سن کر آپ کو بیحد خوشی ہوئی۔ کیونکہ آپ علماء کی ان خلافِ شان باتوں کو سنکر ہمیشہ بے حد دکھ اور تکلیف محسوس کیا کرتے تھے۔ آپ کو یقین ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ درست ہے۔ یہی آپ کی سچائی کی بڑی دلیل ہے آپنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قادیان بیعت کا خط لکھکر بھجوا دیا۔

اسکے بعد دو سال تک آپ مسلسل بیمار رہے والدین رشتہ داروں نے بڑی مخالفت کی مگر آپکے پایۂ ثبات میں لغزش نہ آئی۔ جونہی صحتیاب ہوئے اور چلنے پھرنے کی طاقت محسوس کی۔ والدین کو اطلاع کی کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی غرض سے قادیان پیدل روانہ ہو رہے ہیں۔ سب نے روکا کہ اس کمزوری کی حالت میں کیسے سفر کر سکیں گے مگر آپنے کسی کی نہ مانی۔ سکول کی اپنی کتابیں فروخت کیں۔ ان سے جو تھوڑی سی رقم ملی وہی آپ کی جیب میں تھی۔ شیطانی وسوسہ سے بچنے کے لئے آدھا سفر بذریعہ ریل طے کیا کہ جہاں سے گھر واپس جانے کا خیال آپ کے دل میں نہ آسکے۔ تقریباً دو ماہ مسلسل جی۔ ٹی روڈ پر پیدل سفر کرتے رہے۔ راستہ میں خودداری کیوجہ سے کسی سے بھی کھانے کے لئے نہ مانگا۔ جہاں کہیں رات آئی کھلے میدان میں ہی سو کر گذار دی۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ ان پر تنہ ارادہ کیا۔ آخر جب قادیان پہنچے تو آپ کے تلوؤں کا چمڑا تقریباً اتر چکا تھا۔ مہمانخانہ میں داخل ہوتے ہی کسی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اطلاع بھجوائی۔ حضورؑ نے ازراہ شفقت فوراً آپ کے لئے حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے ہاتھ دودھ کا پیالہ بھجوایا۔ یہی وہ دودھ کا پیالہ تھا جس کو یاد کر کے حضرت شاہ صاحبؓ آخر دم تک خوشی اور فخر کے ملے جلے جذبات کے ساتھ آبدیدہ ہو جایا کرتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی اس نوعمری کے ایمانی جذبہ کو سراہا اور آپ سے زیادہ تفصیل دریافت کئے بغیر پہلے ہی روز بیعت لے لی۔ اس طرح آپ کو بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صحابہ کے مبارک گروہ میں شمولیت کا فخر حاصل ہوا۔

صاحب رؤیا وکشوف

آپ بہت ہی نیک اور دعاگو بزرگ تھے تقریباً دس سال سے مجھے آپ کے ساتھ رہنے اور بہت قریب سے آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملا بیشتر وقت آپ ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن میں گذارتے تھے۔ خلوت پسند تھے بلا ضرورت گھر سے باہر بہت کم نکلتے تھے۔ طبیعت میں انکساری ۔ ۔ ۔ نمایاں تھی۔ اپنی رؤیا کشوف کا بہت کم ذکر فرماتے بلکہ سے ناپسند فرماتے تھے۔ اکثر ہم اپنی مشکلات کے لئے دعا کی درخواست کرتے تو فرماتے میں تو خود ناچار و گنہگار انسان ہوں دعا تو کروں گا مگر تم لوگ بھی ضرور کرو" پھر اکثر یہ پڑھا کرتے "خدایا لاج رکھ لینا میرے پاؤں کے چھالوں کی" تحدیث نعمت کے طور پر کئی دفعہ آپ نے یہ ذکر فرمایا کہ اوائل عمر میں بیعت سے پہلے آپ نے ایک رؤیا دیکھی کہ آپ کی پیشانی پر چار ستارے چمک رہے ہیں اور ان میں سے ایک بہت زیادہ روشن ہے۔ اس کی تعبیر اس زمانہ میں کچھ نہ سمجھ آئی تو حضرت مسیح موعود مرعود علیہ السلام کی بیعت سے مشرف ہونے کے بعد آپ پر اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ روشن ستارہ سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے اور باقی تین ستارے یعنی تین خلافتوں کا زمانہ آپ کو نصیب ہوگا۔

آپ کئی دفعہ شدید بیمار ہوتے رہے بعض دفعہ تو موت و حیات کی کشمکش بھی ہوتی رہی مگر آپ کو ہمیشہ ہی یہ یقین تھا کہ خدا تعالیٰ آپ کو اتنی عمر دے گا کہ آپ تیسری خلافت کا زمانہ ضرور پائیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ خلافت ثالثہ کا زمانہ بھی دکھایا اور آپ ۲۶ر فروری ۱۹۶۸ء تقریباً ۸۰ سال کی عمر میں اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

قادیان پہنچنے کے بعد سے ہی آپ کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے زیادہ علوم دینیہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے ہی حاصل کئے اور حضور کی صحبت میں رہنے کا بہت موقعہ ملا

اکثر فرمایا کرتے تھے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے زمانہ کی بات ہے کہ ایک دن میں اپنے مکان میں ٹہل رہا تھا اچانک میرے دل میں خیال آیا بلکہ بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ حضرت مولوی صاحب سے جاکر ملاقات کروں چنانچہ میں چل پڑا۔ حضرت مولوی صاحب مجلس میں رونق افروز تھے۔ پندرہ بیس آدمی آپ کے اردگرد جمع تھے میں نے کسی سے دریافت کیا کہ لوگ کس لئے جمع ہیں ایک دوست نے بتایا کہ ابھی دعا ہوگی اور حضور نے فرمایا ہے کہ جتنے دوست اس دعا میں شریک ہوں گے وہ سب بہشت میں جائیں گے"۔

یہ سنکر مجھے بیحد خوشی ہوئی۔ پھر میں نے اسی دوست سے دریافت کیا کہ اب دعا میں کیوں دیر ہے انہوں نے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحبؓ کی انتظار ہے۔ کیونکہ صاحبزادہ صاحب نے بخاری شریف ختم کی ہے اس کی آج دعا ہوگی۔ چند منٹوں کے بعد ہی حضرت صاحبزادہ صاحبؓ تشریف لائے اور دعا شروع ہو گئی"۔

اس ایمان افروز واقعہ کو بیان کر کے آپ فرمایا کرتے تھے کہ "میں بیحد گنہگار ہوں۔ انجام بخیر کی فکر ہر وقت رہتی ہے یہی تعالیٰ سے یہی دعا رہتی ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے مجھے بھی ان لوگوں میں شامل رکھے جن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے یہ فرمایا تھا کہ یہ سب بہشت میں جائیں گے"

نظام کی پابندی :۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے آپ کو والہانہ عقیدت تھی حضورؓ کے تقریباً ہم عمر تھے اور شروع سے ہی حضور کے ساتھ سلسلہ کا کام کیا اور عقیدت کا یہ عالم تھا کہ حضور کے حکم کی تعمیل میں کبھی کسی قسم کی تاویل نہ فرماتے ہمیشہ نقطۂ لفظاً پیروی کو ہی موجب ثواب سمجھا ۱۹۴۷ء میں تقسیم ملک کے وقت قادیان سے جب بوڑھوں۔ عورتوں اور بچوں کو بذریعہ ٹرک فوج کی نگرانی میں لاہور منتقل کیا جا رہا تھا۔ فسادات کی وجہ سے ہر شخص خوف زدہ تھا حضرت شاہ صاحب کے ایک عزیز جو فوج میں تھے خاص طور پر آپ کو اور آپ کی فیملی کو لاہور پہنچانے کے لئے ایک ٹرک قادیان لیکر گئے مگر آپ نے اس "نفسا نفسی" کی حالت میں اپنے گھر والوں کو یہ کہکر صاف انکار کر دیا کہ چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس سے ناراض ہیں۔ اسلئے اسکے ساتھ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس عزیز نے بمنت درخواست کی۔ آپ میرے ساتھ چلیں مگر آپ نے فرمایا ہمیں اپنی جانوں کی قطعاً فکر نہیں ہے ہمیں تو نظام سلسلہ کی فکر ہے۔

اپنی تمام اولاد کو مالی تنگی کے باوجود سکولوں اور کالجوں میں پوری پوری فیس دے کر اسلئے تعلیم دلوائی کہ اس طرح بچوں کے ذہن میں احساس خودداری باقی رہے ورنہ بچوں میں احساس کمتری پیدا ہو جائے گی۔ آدھی یا پوری فیس کی معافی کے سخت مخالف تھے۔

اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت کے دوران آپ کو مختلف عہدوں پر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ ہمیشہ ہی خودداری کے ساتھ کام کیا۔ خزانچی کی حیثیت سے بھی ایک عرصہ تک خدمت کا موقعہ ملا۔ کئی دفعہ رقم کی تقسیم و وصولی میں نقصان ہوا مگر آپ نے ہمیشہ ہی خزانہ کی رقم پورا کرنے کے لئے اپنے پراویڈنٹ فنڈ کی جمع شدہ رقم کو استعمال کیا۔ دوستوں کے کہنے کے باوجود کبھی معافی کی درخواست نہیں کی اور نہ ہی کسی پر نقصان کی صورت میں شبہ کی جرأت کی۔

توکل علی اللہ کے لحاظ سے بھی آپ کا بڑا مقام تھا بڑی سے بڑی مشکل میں بھی ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل کیا۔ کبھی کسی سے اپنی مالی تنگی یا گھبراہٹ یا کسی قسم کی تکلیف کا اشارۃً بھی اظہار نہ ہونے دیا۔ بعض دفعہ معمولی سی تکلیف کی صورت میں دریافت کرنے پر بھی آپ ٹال دیتے تھے کہ کوئی بات نہیں ہے خدا تعالیٰ خود ہی ٹھیک کر دے گا۔ میں کسی کے لئے تکلیف کا موجب نہیں بننا چاہتا آپ کا وجود ہمارے لئے انتہائی سکون اور برکت کا موجب تھا آپ کی وفات سے بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے ـــــ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرما کر آپ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام بخشے آمین نیز ہم سب متعلقین کو صبر جمیل کی طاقت دیکر آپ کے نیک نمونہ پر کاربند ہونے کی توفیق عطا فرمائے

(آمین)

مختلف مقامات میں جماعت ہائے احمدیہ کے تربیتی جلسے

جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی

مورخہ ۲۴ مارچ کو جماعتہائے احمدیہ ضلع میانوالی کا تربیتی جلسہ چک 15/D.B میں منعقد ہوا۔ یہ اجلاس ۲ بجے بعد دوپہر زیر صدارت مکرم عبدالرحمان صاحب بھٹی امیر ضلع تلاوتِ قرآن سے شروع ہوا۔ جو مکرم حافظ اللہ بخش صاحب آف ہرنولی (نو احمدی) نے فرمائی۔ تلاوت کے بعد مکرم بشارت اللہ خان صاحب (مؤذن مسجد مبارک) نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا بعدہٗ خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت رحمۃ للعالمین" کے موضوع پر تقریر کی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مختلف پہلوؤں سے دیگر انبیاء کے ساتھ تقابل کرتے ہوئے رحمۃ للعالمین ثابت کیا۔

اسکے بعد مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نہایت مبسوط اور دلکش پیرائے میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان "اسوۂ حسنہ" پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور کا اسوۂ کامل تھا ہر پہلو اور ہر اعتبار سے آپ نے کامل نمونہ پیش فرمایا۔ اور آپ کی عظیم الشان قوت قدسیہ سے صحابہ کی جاں نثار جماعت پیدا ہو گئی۔ جس نے دنیا میں ایک انقلاب پیدا کیا۔ مولانا موصوف کی تقریر کے بعد پروفیسر مبشر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نظم ؎

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی نظم کے بعد مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے نہایت مدلل اور دلچسپ رنگ میں حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صرف زندہ نبی ہیں۔ کیونکہ آپ کا روحانی فیضان تا قیامت جاری ہے اور یہ فیضان آپؐ کی اتباع سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں جیسا کہ عیسائیت کی یلغار اسلام کو نیست و نابود کرنا چاہتی تھی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائیت کے حملہ کو رد کیا اور عیسائی پادریوں کو دندان شکن جواب دیئے یہاں تک کہ عیسائیت کی فتح بدل بہ شکست ہو گئی۔

نماز عصر کے بعد مولانا عزیز الرحمان صاحب منگلا مربی ضلع سرگودہا نے مساجد کے آداب پر بھی تقریر کی ... احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی آپ نے فرمایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے کسی فرقہ یا جماعت سے مختص نہیں ہے۔ چونکہ مساجد عبادت اور ذکر الٰہی کے لئے ہوتی ہیں۔ اسلئے کسی دوسرے عقیدہ یا مسلک سے تعلق رکھنے والے شخص پر مسجد کے دروازے بند نہیں ہوتے چاہئیں۔

بالآخر محترم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد نے تعمیر مسجد احمدیہ کا پرسوز دعا کے ساتھ افتتاح فرمایا۔ اجلاس میں لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے پردہ کا انتظام تھا۔ چشمہ بیراج ہرنولی لیاقت آباد اور میانوالی سے احمدی احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ یہ اجلاس ۶ بجے شام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار نصر اللہ خان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
ضلع میانوالی

گولارچی ضلع حیدرآباد

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۸ء بوقت ۶ بجے شام جلسہ زیر صدارت مکرم چوہدری محمد عالم صاحب پریذیڈنٹ جماعت منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم صاحب صدر نے خود فرمائی۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد صاحب نے کلام محمود میں سے منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد مکرم حکیم فیروز الدین صاحب نے علامات امام مہدی پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی اور بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد حضور اقدس کے الہام "یحی الدین ویقیم الشریعۃ" کے مطابق دین اسلام کو زندہ کرنا اور شریعت اسلامیہ کو قائم کرنا ہے۔

بالآخر جلسہ ۱۰ بجے شب دعا پر ختم ہوا۔ جلسہ میں احمدی مرد و زن کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت فرمائی

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

چک نمبر ۳۷۳ EB

مورخہ ۲۰ مارچ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ۳۷۳/E.B ضلع ساہیوال کا ایک تربیتی اجلاس خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد محترم گیانی واحد حسین صاحب نے پنجابی میں تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی۔ آپ نے سیرت حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان شخصیت سے روشناس کرانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اہم کردار ادا فرمایا ہے اور در اصل آپ کی وجہ سے ہی ہم اس آفتاب عالمتاب کو شناخت کر سکتے ہیں

آخر میں خاکسار نے سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اسلام جس وحدت کی تعلیم ہمیں دیتا ہے۔ اس کا عملی نمونہ بانی اسلام نے اپنی سیرت کے رنگ میں دنیا کے سامنے رکھی۔ گویا جس عظیم الشان تعلیم کا اسلام علمبردار ہے اس کی عملی صورت ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں نظر آتی ہے۔ آخر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تجویز کردہ وظیفہ بیان کرتے ہوئے اس کی اہمیت واضح کی۔

اجلاس میں کثرت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

لطیف احمد شاہد مربی ساہیوال

شریف آباد

مورخہ ۲۱/۳/۶۸ بروز جمعرات بعد نماز عشاء زیر صدارت محترم مربی صاحب مسجد احمدیہ مقامی میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت غلام رسول صاحب نے کی۔ نظم مکرم مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے پڑھی۔ پھر آپ نے تقریر بھی فرمائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے تقریر فرمائی۔ جس میں نماز باجماعت۔ تبلیغ اور خلیفہ وقت سے وابستگی کے متعلق وضاحت سے توجہ دلائی۔ نیز وقف عارضی کے بارہ میں بھی تحریک کی چنانچہ احباب نے اپنے نام پیش کئے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ضلع تھرپارکر کی غربی جماعتوں کے سہ روزہ ریفریشر کورس اصلاح و ارشاد کا انعقاد

ضلع تھرپارکر کی غربی جماعتوں کا سہ روزہ ریفریشر کورس اصلاح و ارشاد ڈگری میں ۲۰ تا ۳۰ مارچ منعقد ہوا۔ اس کل ۲۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس پروگرام کے کل چھ اجلاس ہوئے۔ مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔

نصرت آباد۔ نوکوٹ۔ ابراہیم آباد۔ چک ۲۷ الف کا چیلو۔ جمیس آباد چک ۱۵۱ اور ڈگری۔ اسی طرح ڈگری کے مقامی احباب نے بھی شرکت کی

اس ریفریشر کورس اصلاح و ارشاد میں مسائل اور مضامین سکھانے اور پڑھانے کا کام مندرجہ ذیل حضرات نے سرانجام دیا۔

۱۔ مکرم مولانا محمد اکبر صاحب افضل شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کنڈی
۲۔ " " رحمت اللہ خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم میرپورخاص
۳۔ " مولوی محمد سعد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مقیم نبی سرروڈ
۴۔ " مولوی محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید مقیم ابراہیم آباد
۵۔ " ماسٹر فضل دین صاحب طارق کنڈی

اور خاکسار ڈویژنل سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے اس کلاس کے منعقد کرنے کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور نمائندگان کو تاکید کی کہ جماعتی مسائل سیکھ کر جماعتوں کو بیدار کریں۔ اور تبلیغ کے لئے احباب کو تیار کریں۔ محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی ڈویژنل امیر بھی مستحق شکریہ ہیں انہوں نے ضلع کی شرقی و غربی جماعتوں کے اس پروگرام میں بڑی سعی فرمائی ہے۔ جزاھم اللہ تعالےٰ۔ الحمد للہ یہ پروگرام بڑا کامیاب رہا ہے

"ڈویژنل سکرٹری اصلاح و ارشاد حیدرآباد ڈویژن"

دعائے مغفرت

خاکسار کے عزیز مکرم چوہدری محمد حسین صاحب گھمن فوت ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے تمام گناہ معاف فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ بخشے۔ آمین۔

خاکسار چوہدری خورشید احمد ساکن چک ۶۳ M.B ضلع سرگودہا

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسرائیل نے اردن پر پھر حملہ کر دیا

عمان ۹ راپریل۔ امریکہ اسرائیلی فوجوں نے آج پھر ٹینکوں، بمبار طیاروں اور جنگی ہیلی کوپٹروں کی مدد سے اردن پر حملہ کر دیا۔ اسرائیلی افواج جن کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی۔ آج بعد دوپہر بحرہ مردار کے علاقے میں جنگ بندی لائن پار کر کے اردن علاقے میں داخل ہو گئیں۔ عمان میں ایک فوجی ترجمان نے بتایا کہ اردن کی بہادر افواج دشمن کا زبردست مقابلہ کر رہی ہیں اور بحیرہ مردار کے علاقے میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ آج کی جنگ کا علاقہ عمان سے ۲۵ میل جنوب میں ہے۔

سرکاری ترجمان مطابق اسرائیلی فوج نے اردن پر حملہ کرنے سے قبل بحیرہ مردار کے شمال میں اردنی مورچوں پر شدید گولہ باری کی۔ یہ گولہ باری کوئی چالیس منٹ جاری رہی اردنی فوجوں نے بھی اس گولہ باری کا جواب دیا۔ اسی اثنا میں اسرائیلی فوجوں نے بھی اس گولہ باری کا جواب دیا۔ اسی اثنا میں اسرائیلی فوجوں نے بحیرہ مردار کے جنوب میں جنگ بندی لائن کو پار کر کے اردنی علاقے پر حملہ کر دیا۔ اسرائیلی فوج نے اس بڑے حملے کی طرف سے اردنی فوج کو غافل رکھنے کے لئے شمالی علاقے میں جسے کریمیہ کا علاقہ کہا جاتا تھا گولہ باری کی تھی۔

امریکی طیارے شہری آبادی کو بھی نشانہ بنا رہے ہیں

سائیگون ۹ راپریل۔ امریکی طیاروں نے آج شمالی ویت نام پر اپنے حملے جاری رکھے لیکن آج کے حملے غیر جانبدار علاقے کے قریبی علاقوں میں کئے گئے۔ ادھر شمالی ویت نام خبررساں ایجنسی نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ صلح کی بات چیت کی پیشکش کے باوجود امریکی طیارے مسلسل بمباری کر رہے ہیں۔ ایجنسی نے بتایا کہ کوانگ بنہ کے علاقے میں ایک امریکی طیارہ مار گرایا گیا۔ جنوبی ویت نام میں آج پورے ملک میں نسبتاً خاموشی رہی۔ لیکن کہیں کہیں چھاپہ ماروں سے جھڑپیں ہو رہی ہیں

صدر ایوب کا اظہار افسوس

راولپنڈی ۹ اپریل۔ صدر ایوب خان نے دوبئی کے قریب کشتی کے حادثہ میں ہلاک ہونے والے پاکستانی حاجیوں کے ورثاء سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس حادثہ کی خبر سن کر مجھے سخت صدمہ ہوا ہے

شاہ فیصل کویت پہنچ گئے

ریاض ۹ راپریل۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل آج امیر کویت کی دعوت پر کویت پہنچ گئے وہ امیر عبداللہ سلیم الصباح سے عرب ممالک کے مسائل پر بات چیت کریں گے۔

درخواست دُعا

میری والدہ محترمہ گذشتہ دو ہفتوں سے دل کی بیماری کی وجہ سے صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹری علاج جاری ہے پہلے سے افاقہ ہے۔ لیکن بعض دفعہ اچانک حالت زیادہ کمزوری کی طرف چلی جاتی ہے۔ احباب ان کی مکمل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا فرمائیں

(میجر بشارت احمد طاہر ملک پولیس ڈیرہ اسمٰعیلخان)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۶۸-۳-۳۱ بروز اتوار دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ادریس احمد وحید رکھا گیا ہے۔ احباب اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار بشیر احمد کارکن الفضل
دارالیمن ربوہ

38

ضرورت خادمہ

میری ایک احمدی عزیزہ کو فیصل آباد میں ایک خادمہ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ -/۲۰۰ روپے ماہوار ہوگی۔ تین سال فیصل آباد میں ٹھہرنا ہوگا۔ آمد و رفت کے کرایہ کے علاوہ رہائش اور خوراک کی بھی سہولت دی جائے گی۔ درخواستیں خاکسار کے نام بھجوائیں۔ عبدالستار خان ایڈووکیٹ بلاک ۹ سرگودھا

زمینوں کے پلاٹس برائے فروخت

ضلع میرپور خاص میں ہر فصل کے لئے موزوں زمینوں کے پلاٹس فروخت کے لئے موجود ہیں زمین بہت اچھی اور نہری پانی کا خاطر خواہ بندوبست ہے۔ خواہشمند حضرات خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

ڈاکٹر محمد یونس پریذیڈنٹ جماعت کوٹ

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔ مینیجر

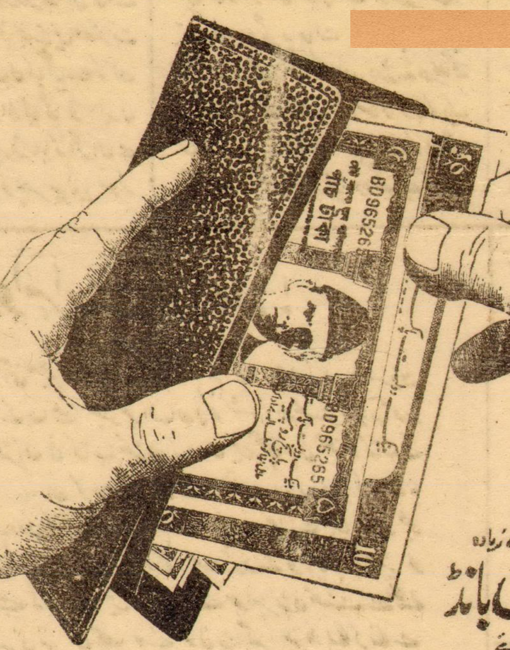

زیادہ سے زیادہ

انعامی بانڈ

خریدیئے

محفوظ بچت اور نقد انعام

آم کے آم گٹھلیوں کے دام

دس روپے کے ہر بانڈ کی ہر قرعہ اندازی میں آپ کو انعام حاصل کرنے کے ۱۲۰ مواقع حاصل ہوتے ہیں۔
آپ ہر سلسلے میں ۲۵ ہزار روپے سے لیکر سو روپے تک کے انعام حاصل کر سکتے ہیں۔
پانچ روپے کے بانڈ پر پہلا انعام دس ہزار روپے، دوسرا انعام تین ہزار روپے، تیسرا انعام دو ہزار روپے اور
ایک ایک ہزار روپے کے ۳۵ انعام، ہر سلسلے پر ہر قرعہ اندازی میں
علیحدہ علیحدہ دیئے جاتے ہیں۔ انعامی بانڈوں پر قرعہ اندازی ہر مہینے ہوتی ہے۔
ایک مہینے دس روپے کے بانڈوں کی اور دوسرے مہینے پانچ روپے کے بانڈوں کی

اپنے بانڈ وقت پر خریدیئے تاکہ اگلی قرعہ اندازی میں انعام حاصل کر سکیں۔

انعامی بانڈ

وطن کی ترقی اور حفاظت کے لئے

بچت

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹریٹ آف نیشنل سیونگز اسلام آباد

UNITED DFP/CONS 2/68

نماز میں غفلت اور سستی کسی حالت میں بھی جائز نہیں

سخت خطرہ کی حالت میں بھی جائز نہیں کہ انسان نماز چھوڑ دے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُکْبَانًا فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ (البقرہ ۲۴۰) کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں نماز کی اہمیت پر زیادہ زور دینے کے لئے فرمایا میاں بیوی کے تعلقات کیا چیز ہیں اگر تمہارے پیچھے تمہیں پکڑنے کے لئے کوئی دشمن آرہا ہو اور تم بھاگ رہے ہو تو خواہ تم سوار ہو یا پیادہ تو بھی تم نماز کو نہ چھوڑو۔ بلکہ اسی حالت میں ہی پڑھ لو۔ گویا نماز میں غفلت اور سستی کسی صورت میں بھی جائز نہیں۔ حتیٰ کہ سخت خطرہ کی حالت میں بھی جو صلوٰۃ الخوف کے خطرہ سے بھی بڑھ کر ہو جو عین جنگ میں ہوتی ہے تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم نماز چھوڑ دو بلکہ جس حالت میں بھی ہو نماز ادا کرو۔ چنانچہ بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان سے صلوٰۃ خوف کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کا طریق بتایا۔ اور پھر فرمایا کہ اگر اس سے بھی زیادہ خوف کی حالت ہو تو پھر پیدل یا سوار جس حالت میں بھی ہو تم نماز پڑھ لو اور حضرت نافع جو اس کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہی سنی ہے (بخاری کتاب تفسیر القرآن) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اس آیت میں صلوٰۃ خوف والی حالت سے بھی زیادہ خطرہ والی حالت مراد لی ہے صلوٰۃ خوف میں تو باقاعدہ ایک امام کی اقتدار میں نماز ادا کی جاتی ہے (سورۃ نساء آیت ۱۰۲) مگر یہ حالت ایسی ہے جس میں اتنی مہلت بھی نہ مل سکے اور دوڑتے اور بھاگتے ہوئے نماز پڑھنی پڑے۔ مثلاً اسلامی فوج کا ایک سپاہی دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے گیا تھا اس کا دشمن کو علم ہو گیا۔ وہ گھوڑے کو دوڑاتا ہوا واپس آرہا ہے اور پچاس ساٹھ سپاہی اس کے تعاقب میں ہیں کہ رستہ میں نماز کا وقت آگیا اب اگر وہ ٹھہر جاتا ہے یا گھوڑے سے اتر کر نماز پڑھنے لگ جاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ پکڑا جائے گا اور اسلامی لشکر ان معلومات سے محروم رہ جائے گا جن کو مہیا کرنے کے لئے اسے بھجوایا گیا تھا۔ پس چونکہ اس کا جان بچا کر اسلامی لشکر میں پہنچنا ضروری ہے۔ اس لئے اسے اجازت ہوگی کہ وہ گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتا چلا جائے جس طرح بیمار آدمی لیٹے لیٹے نماز پڑھ لیتا ہے یا بعض دفعہ اشاروں میں ہی نماز پڑھ لیتا ہے اسی طرح اسے بھی اجازت ہوگی کہ جس طرح چاہے نماز پڑھ لے مثلاً گھوڑا دوڑاتے دوڑاتے نماز کے کلمات دہراتا جائے۔ رکوع کا وقت آئے تو ذرا سا سر جھکالے اور ایک دو دفعہ سبحان ربی العظیم کہہ دے۔ ذرا اور سر جھکا دے تو اسے سجدہ سمجھ لے۔ اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے۔ ایسی حالت میں باوجود اس کے کہ اس کی ایک ٹانگ گھوڑے کے ایک طرف ہوگی اور دوسری ٹانگ دوسری طرف پھر بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ اور اگر اس کا مونہہ قبلہ کی طرف نہیں ہوگا تب بھی نماز ہو جائے گی ہاں اگر موقعہ مل سکے تو نماز شروع کرتے ہوئے قبلہ کی طرف مونہہ کر لیا جائے پھر خواہ کسی طرف مونہہ ہو جائے۔ غرض خوف کے وقت نماز کو اپنی مقررہ شکل سے بدل کر پڑھنا جائز ہے چاہے انسان گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے پڑھ لے۔ چاہے اشارے سے پڑھ لے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص دشمن کے سامنے بندوق تانے کھڑا ہو اور نماز کا وقت آجائے ایسی صورت میں اس کے لئے جائز ہوگا کہ وہ بندوق کو سنبھالے رکھے دشمن پر فائر بھی کرتا جائے اور نماز کی عبارتیں بھی دہراتا جائے بلکہ یہ نماز خوف کی حالت میں شہروں میں رہتے ہوئے بھی پڑھی جا سکتی ہے مثلاً فرض کرو ایک ملک کی دوسرے ملک سے لڑائی ہو جاتی ہے اس وقت بعض شہروں یا دیہات میں رہنے والے جو لوگ ہوں گے ان کے لئے جائز ہوگا کہ اگر دشمن کا حملہ ہو تو وہ کھڑے کھڑے نماز کی عبارتیں دہراتے جائیں اور ساتھ ہی دشمن پر گولیاں برساتے جائیں

فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَمَا عَلَّمَکُمْ مَّا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ہاں جب خوف کی حالت جاتی رہے اور تم امن میں آجاؤ تو پھر تمہیں اسی طرح نماز پڑھنی چاہیے جس طرح قُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ میں حکم دیا گیا ہے یعنی خاموشی اور بغیر ضروری حرکت کے"

(تفسیر سورہ بقرہ صفحہ ۵۳۹-۵۳۸)

تبدیلی پتہ اور اشتہار کے متعلق امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

جواہرات کی کان!

"سوال ہوتا ہے کہ اتنی عظیم الشان کتاب کا علم ہم کیسے حاصل کریں! فرمایا خدائے رحیم کے سامنے جھکو جو انسان کی کوشش اور محنت کو بار آور بناتا ہے کیونکہ یہ قرآن فی کتاب مکنون پردوں میں چھپی ہوئی محفوظ کتاب کے اندر ہے ... ... ان کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں ان پردوں کو اٹھانا پڑے گا۔ دل کے پردوں کو بھی اور دیگر قسم کے جو ہزاروں حجابات ہیں ان کو بھی اگر تم ان پردوں کو اٹھاؤ گے۔ کوشش کرو گے۔ محنت کرو گے تو چھپی ہوئی چیز کو نکال لاؤ گے جیسے کہ کانوں میں چھپے ہوئے جواہر بڑی محنت سے نکالے جاتے ہیں۔ یا سمندر کی تہہ میں چھپے ہوئے موتی بڑا گہرا غوطہ لگا کر نکالے جاتے ہیں" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ جون ۱۹۶۶ء)

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تربیتی اجتماع انصار اللہ ضلع لاڑکانہ

مجلس انصار اللہ ضلع لاڑکانہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۰، ۲۱ اپریل (بروز ہفتہ اتوار) بمقام انور آباد منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ تمام انصار کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس اجتماع کی برکات سے مستفیض ہوں۔ سلسلہ کے جید علماء اجتماع سے خطاب فرمائیں گے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

خدام کے لئے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ربوہ کے تمام خدام کے لئے موجودہ سہ ماہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کا نصاب مقرر ہے:۔

۱۔ برکات الدعا

۲۔ کشتی نوح۔

یہ امتحان بتاریخ ۱۷ مئی ۱۹۶۸ء بروز جمعہ منعقد ہوگا۔ ربوہ کے ہر خادم کی اس امتحان میں شمولیت لازمی ہے۔ تمام خدام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بابرکت کتب کے امتحان کی تیاری ذوق و شوق سے فرمائیں۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

اعلان

المٹ انڈسٹریز (ELMEC INDUSTRIES)

۳۷۶ / آئی۔ ۹۔ انڈسٹریل ایریا اسلام آباد میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں:۔

۱۔ اعلیٰ درجہ کے ڈائی میکر اور بنچ فٹر BUNCH FETTERS.

۲۔ سیٹرز SETTERS برائے پاور پریس

۳۔ کاریگر برائے ملنگ مشین۔ شیپر و لیتھ وغیرہ

تجربہ کار اصحاب فوری طور پر فرم سے براہ راست رابطہ قائم کریں۔

ناظر تجارت و صنعت
صدر انجمن احمدیہ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲